بشریٰ شریف

میر کی ایک غزل کے انگریزی تراجم

ترجمہ، بنیادی طور پر کسی عبارت کو اس کے معنی و مفہوم سمیت ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنے کا عمل ہے۔ ترجمہ، انسانوں کے مابین باہمی رابطے اور اتحاد کی راہ میں موجود فطری رکاوٹوں کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ علم و عرفان کو بنی نوع انسان کی مشترکہ میراث بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

کلاسیکی شاعری میں اگرچہ مرزا اسداللہ خان غالب کے کلام کے انگریزی تراجم پر سب سے زیادہ توجہ دی گئی لیکن میر اور بعض دوسرے کلاسیکی اردو شعراء کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ میر تقی میر کے کلام کو انگریزی زبان میں منتقل کرنے اور ان کی فکر کو انگریزی دان طبقے سے روشناس کرانے میں خورشید الاسلام، رالف رسل، کے۔ سی کانڈا، ڈاکٹر محمد صادق، راجندر سنگھ ورما، احمد علی، شہاب الدین رحمت اللہ اور اومیش جوشی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

میر کی فکر اتنی متنوع اور ہمہ گیر ہے کہ بظاہر آسان اور سہل ممتنع کی مثال دکھائی دینے والے اشعار کو زبان غیر میں منتقل کرتے ہوئے مترجمین کے پیش نظر یہی احساس غالب رہا کہ: ؎ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

میر شناسی، عصر حاضر کا ایک اہم فکری اور ادبی مسئلہ ہے۔ میر کے کلام کے انگریزی تراجم کا جائزہ لینے پر اس امر کا احساس ہوتا ہے کہ میر کی فکر ترجمے کے قالب میں کچھ حد تک تو واضح کی جا سکتی ہے لیکن پوری عکاسی نہایت دشوار اور جانگسل ہے۔

میر کی شاعری ان کی ذات کے نہاں خانوں کے ساتھ ساتھ ان کے عہد کی بھی ترجمانی کرتی ہے۔ ہر بڑا شاعر جہاں اپنی ذات سے مکالمہ کرتا ہے وہاں گرد و پیش کے

Scanned by CamScanner

کائناتی حقائق کو بھی اپنی تخلیقات کا جزو لازم بناتا ہے۔

میر ذات سے کائنات کے اس سفر میں کائنات کی رنگارنگ صداقتوں اور مجاز کو کہیں براہ راست، بلا واسطہ اور کہیں رمز و ایما کے پردے میں اجاگر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مثلاً میر کی ایک معروف غزل درج ذیل ہے جس میں وہ اپنی ذات، شخصی تجربات اور عصری حالات کا بیان نہایت موثر پیرائے میں کرتا ہے:

الٹی ہو گئیں سب تدبیریں کچھ نہ دوا نے کام کیا
دیکھا اس بیماریِ دل نے آخر کام تمام کیا

عہد جوانی رو رو کاٹا، پیری میں لیں آنکھیں موند
یعنی رات بہت تھے جاگے، صبح ہوئے آرام کیا

حرف نہیں جاں بخشی میں اس کی، خوبی اپنی قسمت کی
ہم سے جو پہلے کہہ بھیجا سو مرنے کا پیغام کیا

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں، ہم کو عبث بدنام کیا

سارے رند اوباش جہاں کے تجھ سے سجود میں رہتے ہیں
بانکے، ٹیڑھے، ترچھے، تیکھے سب کا تجھ کو امام کیا

سرزد ہم سے بے ادبی تو وحشت میں بھی کم ہی ہوئی
کوسوں اس کی اور گئے، پر سجدہ ہر ہر گام کیا

Scanned by CamScanner

کس کا کعبہ، کیسا قبلہ، کون حرم ہے کیا احرام
کوچے کے اس کے باشندوں نے سب کو یہیں سے سلام کیا

شیخ جو ہے مسجد میں ننگا، رات کو تھا میخانے میں
جبہّ، خرقہ، کرتا، ٹوپی مستی میں انعام کیا

کاش اب برقع منہ سے اٹھا دے، ورنہ پھر کیا حاصل ہے
آنکھ مندے پر ان نے گو دیدار کو اپنے عام کیا

یاں کے سپید وسیہ میں ہم کو دخل جو ہے سو اتنا ہے
رات کو رو رو صبح کیا یا دن کو جوں توں شام کیا

صبح چمن میں اس کو کہیں تکلیف ہوا لے آئی تھی
رخ سے گل کو مول لیا، قامت سے سرو غلام کیا

ساعد سیمیں دونوں اس کے ہاتھ میں لا کر چھوڑ دیے
بھولے اس کے قول و قسم پر، ہائے خیالِ خام کیا

کام ہوئے سارے ضائع پر ساعت کی سماجت سے
استغنا کی چوگنی ان نے، جوں توں میں ابرام کیا

ایسے آہوئے رم خوردہ کی وحشت کھونی مشکل تھی
سحر کیا، اعجاز کیا، جن لوگوں نے تجھ کو رام کیا

Scanned by CamScanner

میر کے دین و مذہب کو اب پوچھتے ہو کیا ان نے تو
قشقہ کھینچا، دیر میں بیٹھا، کب کا ترک اسلام کیا لے

مذکورہ غزل کے پہلے شعر کا ترجمہ کرتے ہوئے احمد علی لکھتے ہیں:

"My heart's afflictions and its pain could
not be cured, I tried in vain; useless
were all remedies, and futile were the
potions that I drained.٢

احمد علی کا ترجمہ، میر کے شعر کی عکاسی تو کرتا ہے لیکن ''بیماری دل'' کی تاثیر اور کیفیت کو پیش کرنے سے قاصر رہتا ہے۔ اس کے مقابلے میں خورشید الاسلام اور رالف رسل کا ترجمہ کچھ اس انداز سے مفہوم کو اجاگر کرتا ہے:

"All my plans have been overturned,
and no medicine has had any effect.
You see?
This sickness of the heart [love] has
killed me in the end [as I told you it
would]".٣

خورشید الاسلام اور رالف رسل نے ''بیماری دل'' کے کام تمام کرنے کی کیفیت کو نہ صرف محسوس کیا ہے بلکہ اس کو واضح کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔

کے۔سی کانڈا مذکورہ شعر کا ترجمہ کچھ اس طرح سے کرتے ہیں:

"All plans have gone amiss, all recipes
have failed,
This ailing heart, you see, has undone
me at last".٤

کے۔سی۔کانڈا نے میر کے شعر میں موجود جذبے کی شدت کو نہایت اختصار کے ساتھ ترجمے کے قالب میں سمویا ہے:

راجندر سنگھ ورما کا ترجمہ:

Plans all failed and drugs were of no
avail
Did you note how me love-sickness did
kill. ۵

راجندر سنگھ ورما نے نہ صرف میر کی فکر کی صحیح معنوں میں ترجمانی کی، بلکہ نہایت آسان الفاظ میں شعر کے مفہوم کے قارئین تک موثر ابلاغ میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

مذکورہ بالا غزل کے دوسرے شعر کا ترجمہ کرتے ہوئے خورشید الاسلام اور رالف رسل لکھتے ہیں:

I passed the days of my youth in weeping, and in old age I closed my eyes. That is, I passed many nights in wakefulness, and when morning came I rested. ۶

مندرجہ بالا ترجمہ کا شمار بہت حد تک بامحاورہ تراجم کی ذیل میں کیا جا سکتا ہے۔ مجموعی طور پر ''رات کو جاگنے اور صبح ہونے پر آرام کی کیفیت'' کا بیان مترجمین اتنے موثر پیرائے میں کرتے ہیں کہ یہ چیز ترجمے میں چاشنی اور دلکشی کا رنگ پیدا کر رہی ہے۔

شہاب الدین رحمت اللہ کا ترجمہ:

I spent my youth in weeping much,
And in my old age closed my eyes;
As if I kept awake all nights
And so, with morning did not rise. ۷

Scanned by CamScanner

شہاب الدین رحمت اللہ نے نہایت آسان الفاظ میں مفہوم کو اجاگر کیا ہے، نیز ''جوانی'' میں ''رونے'' اور پیری میں ''آنکھیں موند'' لینے کے تاثر کو نہایت خوبصورتی سے پیش کیا۔

احمد علی کا ترجمہ:

My youth I spent in grief and tears,
And in old age I closed my eyes,
As though I had kept awake all night
And when the morning came I could
not rise. ۸

احمد علی کا ترجمہ جہاں قارئین کو میر کی فکر سے روشناس کرانے میں معاون ثابت ہوتا ہے وہاں بہت حد تک وضاحتی انداز لیے ہوئے ہے۔

کے۔سی۔کانڈا کا ترجمہ:

Groaning, grieving I spent my youth,
as age arrived I closed my eyes,
Having passed a sleepless night,
I dozed off at dawn. ۹

کے۔سی۔کانڈا کا ترجمہ مفہوم کی عکاسی نہایت عمدگی سے کرتا ہے۔ مجموعی طور پر ان کے ترجمے کو اختصار کی عمدہ مثال قرار دیا جا سکتا ہے۔

راجندر سنگھ ورما کا ترجمہ:

Youth I spent in tears in old age shut
eyes kept a vigil at night
At sunup took rest. ۱۰

مذکورہ ترجمہ کو میر کی فکر اور شعر میں پائی جانے والی معنوی گہرائی و گیرائی کی پیشکش کے سلسلے میں نہایت موثر خیال کیا جا سکتا ہے۔

Scanned by CamScanner

غزل کے تیسرے شعر کا ترجمہ خورشید الاسلام اور رالف رسل کچھ اس طرح سے کرتے ہیں:

> I do not question her life giving power.
> It is just the excellence of my fortune
> that the first message that she sent me
> was my sentence of death. ۱۱

خورشید الاسلام اور رالف رسل نہ صرف ''جاں بخشی''، ''قسمت'' اور مرنے کے پیغام کی وضاحت عمدگی سے کرتے ہیں بلکہ ان اوصاف کا تعلق ''محبوب'' کی ذات سے قائم کرتے ہیں۔ جس کے لیے انگریزی کا لفظ "she" کو استعمال کر کے یہ ثابت کرنے کی سعی کرتے ہیں کہ ترجمے کا مزاج خالصتاً کلاسیکی شاعری کے عین مطابق ہے۔

مذکورہ شعر کے حوالے سے خورشید الاسلام اور رالف رسل کی رائے دیکھی جا سکتی ہے:

> "The beloved has power of life and death over her lover; One word from her can save him, and one word can kill him. It is his good fortune that her message, rejecting his love, is equivalent to sentence of death upon him. "Good Fortune" may be ironical, or it could be literal for it is good fortune to have the opportunity to die for one's love. The verse could be also interpreted in a mystic sense". ۱۲

Scanned by CamScanner

غزل کے چوتھے شعر کا ترجمہ کرتے ہوئے خورشید الاسلام اور رالف رسل لکھتے ہیں:

We act under constraint, and You slander us when You say we have free will. It is Your will that is done, and we are blamed without cause. ۱۳

احمد علی کا ترجمہ:

We the helpless, are accused of independence, alas, the shame!
You act as it please You
And yet we are the ones who get the blame. ۱۴

کے۔سی۔کانڈا کا ترجمہ:

Unjustly we helpless mortals are charged with having sovereign wills,
He doth what He wills, me are to blame in vain. ۱۵

راجندر سنگھ ورما کا ترجمہ:

Wrongly we, the helpless ones,
Have been accused with free will
Providence does what it likes, and the blame is thrust on us. ۱۶

مذکورہ تراجم ''خدا سے شکایتی انداز'' کو موثر پیرائے میں بیان کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر انھیں نظریہ جبر و قدر کے ابلاغ کے حوالے سے نہایت اہمیت حاصل ہے، لیکن شعری حسن کو ترجمے کے عمل میں ڈھالنے سے قاصر رہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

پانچویں شعر کو خورشید الاسلام اور رالف رسل کے ہاں کچھ اس انداز سے لیا جاتا ہے:

All the rakes and profligates of the whole world bow down before you. The proud the perverse, the awkward, the independent_
All have acknowledge you their leader.

۱۷ے

کے۔سی۔کانڈا کا ترجمہ:

All revellers and drinkers hold Thee in respect,
crooked and clever, sharp and sly; all kneel to Thee_.۱۸ے

خورشید الاسلام، رالف رسل اور کے۔سی۔کانڈا، ''بانکے، ٹیڑھے اور ترچھے'' لوگوں پر محبوب کی امامت کا ابلاغ موثر خطوط پر کرتے ہیں۔ مجموعی طور پر مذکورہ تراجم مفہوم کی عکاسی میں ممکنہ حد تک مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

غزل کے چھٹے شعر کا ترجمہ خورشید الاسلام اور رالف رسل اس انداز سے کرتے ہیں:

If even in my distracted state I have been guilty of any want of respect [in daring to approach her], then it was little enough for mile after mile as I made my way towards her, I fell down to worship her at every step.۱۹ے

کے۔سی۔کانڈا کا ترجمہ:

Scanned by CamScanner

Even in my frenzied state seldom did I
misbehave;
For miles after him I went,
but knelt at every stage. ۲۰

خورشید الاسلام اور رالف رسل کا ترجمہ مجموعی طور پر مفہوم کی وضاحت تو کرتا ہے لیکن جذبے کی لطافت سے عاری ہونے کے سبب اپنے آخری تاثر میں ایک نثر پارہ محسوس ہوتا ہے، جبکہ اس کے مقابلے میں K.C.Kanda نے نہ صرف جذبے کی لطافت کا پورا پورا خیال رکھا ہے بلکہ misbehave کا لفظ استعمال کرتے ہوئے ''بے ادبی'' کی معنویت کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

شعر نمبر ۷ کا ترجمہ، خورشید الاسلام اور رالف رسل کے ہاں وضاحتی انداز اختیار کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے مثلاً:

What do we care for the ka' ba', and
the direction in which we should turn to
pray, and the robes of pilgrimage? we
who live in her lane have side fare-well
to all these things. ۲۱

کے۔سی۔کانڈا نے ترجمے میں استفہامیہ انداز کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔ مجموعی طور پر ان کا ترجمہ کفایت لفظی کی عمدہ مثال پیش کرتا ہے۔ لکھتے ہیں:

Why talk of Mecca or Kaaba, who
cares for pilgrimage?
Dwellers of the street of love, great
these places from a far. ۲۲

راجندر سنگھ ورما نے دو دفعہ "No, No" کا استعمال کرتے ہوئے کعبہ۔ قبلہ۔ حرم۔ احرام کی نفی کو اس کی شدت سمیت ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ ذیل میں ان کا

Scanned by CamScanner

ترجمہ اس امر کی تصدیق کرتا ہے۔مثلاً:

Going to Kaba and Mecca
Donning sacred cloth? No, No
Dwellers of her lane salaamed all
these from this distant place. ۲۳

مجموعی طور پر راجندر سنگھ ورما ''سلام'' کا ترجمہ "salaamed" کرتے ہیں جسے عام طور پر لفظی ترجمہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

غزل کے شعر نمبر ۸ کا ترجمہ کرتے ہوئے خورشید الاسلام اور رالف رسل لکھتے ہیں:

If the shaikh stands naked in the mosque today it is because he spent the night drinking in the tavern, and in his drunkeness gave his cloak and gown and shirt and hat away. ۲۴

مذکورہ ترجمہ کلاسیکی شاعری کے معروف منفی کردار ''شیخ'' کی منافقت اور اس کی مسجد میں موجودہ حالت کی وضاحت میں نہایت اہم خیال کیا جاتا ہے۔

غزل کے شعر نمبر ۹ کا ترجمہ خورشید الاسلام اور رالف رسل کچھ اس انداز سے کرتے ہیں:

If only she would lift the veil from her face now what will it profit me if when my eyes are closed [in death] she unveils herself for all to see? ۲۵

مذکورہ ترجمہ، شعر کے مرکزی خیال کو موثر انداز میں اجاگر کرتا ہے۔مجموعی طور شعر کی پراسراریت کی عکاسی ترجمے میں واضح طور پر محسوس کی جا سکتی ہے۔

Scanned by CamScanner

غزل کے شعر نمبر ۱۰ کا ترجمہ، خورشید الاسلام اور رالف رسل کے ہاں کچھ اس طرح سے ملتا ہے :

What can we do with the black and white of the world? if any thing, then only this, that we can see the [black] night out with constant weeping and bear the tail of the [white] day until evening comes.۲۶

احمد علی کا ترجمہ:

All that we are allowed to say in the affairs of the universe, is to pass our days in grief, and spend our nights in anguish weeping in silent tears.۲۷

کے۔سی۔کانڈا کا ترجمہ:

In the light and shade of life,
This is our only role, wailing we move
from night to morn,
From morn,some how, to eve.۲۸

راجندر سنگھ ورما کا ترجمہ:

If we have a say in this scheme of things, it is only that weep away the night till dawn manage to wear out the day.۲۹

خورشید الاسلام اور رالف رسل نے ''سپید و سیہ'' کے لیے "black and

'white' کی اصطلاح استعمال کی ہے جس سے لغوی مفہوم کی وضاحت تو ہو جاتی ہے مگر شعر کے مزاج کے مطابق یہ اصطلاح سطحیت کا تاثر پیدا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں بریکٹوں میں [black] اور [white] استعمال کیے گئے الفاظ بہت حد تک تشریحی نوعیت کے محسوس ہوتے ہیں اور یوں ان کا ترجمہ، وضاحتی انداز اختیار کر جاتا ہے جبکہ احمد علی نے ''سپید و سیہ'' کی وضاحت "affairs of the universe" سے کرتے ہوئے ترجمے میں معنوی گہرائی و گیرائی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح کے۔سی۔کانڈا نے shade of life اور راجندر سنگھ ورما نے scheme of things کو استعمال کرتے ہوئے مصرع اول میں پنہاں معنویت کی ترجمانی کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

مصرع ثانی کا ترجمہ کرتے ہوئے خورشید الاسلام اور رالف رسل نے رونے کی کیفیت کو constant weeping کے ذریعے واضح کرنے کی کوشش کی جو مفہوم کی عکاسی تو کرتا ہے لیکن بہت حد تک لفظی ترجمے کا تاثر پیدا کرتا ہے۔ اس کے مقابلے میں احمد علی کا ترجمہ صحیح طور پر شعر کے مفہوم و معانی کو قارئین پر عیاں کرتا ہے، خاص طور پر silent tears کے الفاظ قارئین کو ایک خاص لطف سے ہمکنار کرتے ہیں۔ اسی طرح K.C.Kanda نے شعر میں موجود تکرار لفظی کا خیال کرتے ہوئے ترجمے میں "to morn" اور "from morn" جیسے الفاظ برتتے ہوئے شعر کی چاشنی ترجمے کے قالب میں پیدا کرنے کی کامیاب سعی کی ہے۔

غزل کے شعر نمبر ۱۱ کا ترجمہ خورشید الاسلام اور رالف رسل کے ہاں کچھ اس طرح کا ملتا ہے:

At morning in the garden she walked
out to take the air.
Her cheek made the rose her slave,
and her graceful stature made the
cypress her thrall. ۳۰

خورشید الاسلام اور رالف رسل کا مذکورہ ترجمہ محبوب کے ''رخسار'' کو ''گلاب'' کی سرخی پر ''غالب'' اور ''قامت'' کو ''سرو'' کے مقابلے میں زیادہ ''طویل'' ثابت کرنے کی کوشش میں موثر خیال کیا جاتا ہے۔

غزل کے شعر نمبر ۱۲ کا ترجمہ کرتے ہوئے خورشید الاسلام اور رالف رسل لکھتے ہیں:

I held her silver - white wrists in my hands, but she swore [that she would come to me later], and I let them go. How raw and inexperienced I was to trust her word ! ۳۱

احمد علی کا ترجمہ:

I held her silvery hands in mine, then suddenly I let them go, for I had put my faith in her, false promises before too long ago. ۳۲

کے۔سی۔کانڈا کا ترجمہ:

I had grasped her silver arms, but then I let them go, A fool I was to trust her word to harbour wishful thoughts. ۳۳

خورشید الاسلام اور رالف رسل کا ترجمہ بہت حد تک مفہوم کی وضاحت میں قارئین کی مدد کرتا ہے، جبکہ کے۔سی۔کانڈا کا ترجمہ مفہوم کی ترجمانی کے ساتھ ساتھ شعر میں چھپی کیفیت کو بھی عیاں کرتا ہے، ان کے مقابلے میں احمد علی کا ترجمہ شعر کے لغوی مفہوم اور مطالب کا بیان موثر پیرائے میں کرتا ہے۔

غزل کے شعر نمبر ۱۳ کا ترجمہ، خورشید الاسلام اور رالف رسل کے ہاں اس طرح سے ملتا ہے:

Scanned by CamScanner

Every moment I beseeched her, and this has brought all my efforts to nothing. Her proud indifference increased fourfold with every time I importuned her.[۳۴]

مذکورہ ترجمہ، مفہوم کی وضاحت تو کرتا ہے لیکن مترجمین کا زیادہ وضاحتی انداز اختیار کرنے کے سبب تشریحی نوعیت کا محسوس ہوتا ہے۔ مجموعی طور پر مذکورہ ترجمہ شعر میں چھپی کیفیت کو عمدگی سے بیان کرتا ہے۔

غزل کے شعر نمبر ۱۴ کا ترجمہ کرتے ہوئے خورشید الاسلام اور رالف رسل لکھتے ہیں:

Such a timid, fleet does not easily her fear of man. Those who have tamed you have performed a wonder, as though by magic power.[۳۵]

احمد علی کا ترجمہ:

It was not easy task to rid that scared and terrified gazelle of wild despair, and those who tamed her had indeed performed a miracle.[۳۶]

کے۔سی۔کانڈا کا ترجمہ:

It's hard indeed to subdue a deer run amuck,
Those who controlled your frenzy did a miraculous feat.[۳۷]

خورشید الاسلام اور رالف رسل کا ترجمہ مفہوم کی وضاحت میں نہایت اہم

Scanned by CamScanner

کردار ادا کرتا ہے نیز یہ اپنے وضاحتی انداز کے سبب قارئین کی راہنمائی کرتا ہے۔احمد علی کا ترجمہ، شعر کے ظاہری و باطنی مفاہیم کی وضاحت کے ساتھ ترجمانی کا حق ادا کرتا محسوس ہوتا ہے۔ کے۔سی۔کانڈا کا ترجمہ مجموعی طور پر شعر کے ابلاغ میں معاون ثابت ہوتا ہے۔
غزل کے آخری شعر کا ترجمہ کرتے ہوئے خورشید الاسلام اور رالف رسل لکھتے ہیں:

Why do you ask at this late hour what Mir's religion is?
He has drawn the caste mark on his forehead and sat down in the temple.
He abandoned Islam long ago.[۳۸]

احمد علی کا ترجمہ:

Why do you ask the faith of Mir?
A caste mark on his brow, having lost,
None knows when the faith of Mahammed.[۳۹]

کے۔سی۔کانڈا کا ترجمہ:

Why ask the Mir's sect or faith, long since he abjured Islam, A sacred mark on his brow, he kneels in the temple now.[۴۰]

راجندر سنگھ ورما کا ترجمہ:

O what do you ask about creed of "Mir"? well, he has put mark on his brow, sat in fan.
Gave up Islam long ago.[۴۱]

Scanned by CamScanner

خورشید الاسلام اور رالف رسل کا ترجمہ، شعر میں موجود استفہامیہ حالت کو برقرار رکھنے کے ساتھ ''ترک اسلام'' کی عمدہ عکاسی کرتا ہے۔ احمد علی نے مجموعی طور پر شعر میں پائی جانے والی تہہ داری کو موثر انداز میں پیش کیا ہے۔ کے۔سی۔کانڈا نے long since کے الفاظ کو استعمال کرتے ہوئے ایک خاص معنویت ترجمے میں پیدا کردی ہے۔ اسی طرح راجندر سنگھ ورما نے "long since" کوکب کی جگہ استعمال کر کے زمانہ ماضی کا تاثر دینے کی کوشش کی ہے۔

مذکورہ بالا مترجمین نے میر کی غزل کو انگریزی زبان میں ڈھالنے کی جو کاوشیں کیں، ان کے مختصر تجزیے سے یہ صداقت عیاں ہوتی ہے کہ اگرچہ تمام مترجمین میر کے اشعار کے شکوہ، شخصی انفرادیت، عصری حالات، کائناتی حقائق اور فنی خوبیوں کو (جو میر کی شناخت کے بنیادی حوالے ہیں) اپنی گرفت میں نہیں لے سکے، لیکن اس کے باوجود انگریزی زبان اور انگریزی دان طبقے کو میر کی فکر سے روشناس کرانے کے سلسلے میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ نیز مغرب میں اردو کے کلاسیکی شعراء بطور خاص میر کی شاعری کے انگریزی تراجم کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اس امر کی غمازی کرتی ہے کہ مذکورہ مترجمین کی کوششیں رائیگاں نہیں گئیں۔

حوالہ جات

۱۔ کلیات میر (دیوان اول)، مرتبہ، کلب علی خاں فائق، لاہور، مجلس ترقی ادب، جون ۱۹۸۶ء، ص ۱۰۱۔۱۰۲۔

2- Ahmed Ali, The Golden Tradition, New York and London, Columbia University Press. 1973, p. 140.

3- Khurshid-ul-Islam and Ralph Russell, Three Mughal Poets,Mir, Sauda, Mir Hasan, Delhi, OXford University Press, 1998. P.274.

Scanned by CamScanner

4- K.C.Kanda, Master Pieces of Urdu Ghazal, New Delhi, Sterling paper back, 1995, p.79.

5- Rajinder Singh Verma, Pick of Mir, Lahore Urdu Academy, 1999, p.2.

6- Khurshid-ul-Islam and Ralph Russell, Three Mughal Poets,Mir, Sauda, Mir Hasan, P.274.

7- Shahabudin Rahmatullaha, Art in Urdu Poetry, Anjuman-e-Tarraqi-e-Urdu, 1954, p.15.

8- Ahamed Ali, The Golden Tradition, p.140.

9- K.C.Kanda, Master Pieces of Urdu Ghazal, p.79.

10- Rajinder Singh Verma, Pick of Mir, p.2.

11- Khurshid-ul-Islam and Ralph Russell, Three Mughal Poets,Mir, Sauda, Mir Hasan, P.275.

12- Ibid.

13- Ibid.

14- Ahamed Ali, The Golden Tradition, p.140.

15- K.C.Kanda, Master Pieces of Urdu Ghazal, p.79.

16- Rajinder Singh Verma, Pick of Mir, p.2.

17- Khurshid-ul-Islam and Ralph Russell, Three Mughal Poets,Mir, Sauda, Mir Hasan, P.275.

18- K.C.Kanda, Master Pieces of Urdu Ghazal, p.79.

19- Khurshid-ul-Islam and Ralph Russell, Three Mughal Poets,Mir, Sauda, Mir Hasan, P.275.

20- K.C.Kanda, Master Pieces of Urdu Ghazal, p.79.

Scanned by CamScanner

21- Khurshid-ul-Islam and Ralph Russell, Three Mughal Poets,Mir, Sauda, Mir Hasan, P.275.

22- K.C.Kanda, Master Pieces of Urdu Ghazal, p.79.

23- Rajinder Singh Verma, Pick of Mir, p.2.

24- Khurshid-ul-Islam and Ralph Russell, Three Mughal Poets,Mir, Sauda, Mir Hasan, P.276.

25- Ibid.

26- Ibid.

27- Ahamed Ali, The Golden Tradition, p.140.

28- K.C.Kanda, Master Pieces of Urdu Ghazal, p.79.

29- Rajinder Singh Verma, Pick of Mir, p.3.

30- Khurshid-ul-Islam and Ralph Russell, Three Mughal Poets,Mir, Sauda, Mir Hasan, P.276.

31- Ibid.

32- Ahamed Ali, The Golden Tradition, p.140.

33- K.C.Kanda, Master Pieces of Urdu Ghazal, p.79.

34- Khurshid-ul-Islam and Ralph Russell, Three Mughal Poets,Mir, Sauda, Mir Hasan, P.276.

35- Ibid.

36- Ahamed Ali, The Golden Tradition, p.141.

37- K.C.Kanda, Master Pieces of Urdu Ghazal, p.81.

38- Khurshid-ul-Islam and Ralph Russell, Three Mughal Poets,Mir, Sauda, Mir Hasan, P.277.

39- Ahamed Ali, The Golden Tradition, p.141.

40- K.C.Kanda, Master Pieces of Urdu Ghazal, p.81.

41- Rajinder Singh Verma, Pick of Mir, p.3.

Scanned by CamScanner